مقاماتِ مظہری

تالیف : شاہ غلام علی دہلویؒ ترجمہ تحقیق : مُحمّد اقبال مُجددی



اُردو سائنس بورڈ، لاہور

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۱۷۵

مقاماتِ مظہری

احوال و ملفوظات و مکتوبات

حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہیدؒ

۱۱۱۱ھ / ۱۷۰۰ء — ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۰ء

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی

تحقیق و تعلیق و ترجمہ

محمد اقبال مجددی

اردو سائنس بورڈ

۲۹۹ - اپر مال ○ لاہور

مقاماتِ مظہری

لائبریری کیٹلاگ کارڈ

غلام علی دہلوی ، شاہ

مقاماتِ مظہری (احوال و مقامات ، ملفوظات و مکتوبات حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید م ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۰ء۔۔۔) لاہور : اردو سائنس بورڈ ،

۱۹۸۳ء

۷۹۲ ص

۱- مظہر جانِ جاناں ، میرزا

۲- سلطنتِ مغلیہ

۳- تصوف ـــ ہندوستان

I- محمد اقبال مجددی ، مترجم

II- عنوان

۹۲۲ ۹۷

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۱۷۵

طبع اول : جولائی ۱۹۸۳ء

تعداد : ۱۱۰۰

قیمت : -/۸۰ روپے

ناشر : اشفاق احمد
ڈائرکٹر اُردو سائنس بورڈ
۲۹۹ - اپر مال ، لاہور

طابع : محمد زرین خان
مطبع : زرین آرٹ پریس
۶۱ - ریلوے روڈ ، لاہور

۱۰۶- القرآن (فاطر) ۲۴/۳۵ -

۱۰۷- ایضاً : (یونس) ۴۷/۱۰ -

۱۰۸- حضرت مجدد نے اس باب میں اپنا یہ مکاشفہ بیان کیا ہے :

زمین ہند میں بھی جو اس معاملہ (بعثت) سے دور دکھائی دیتی ہے ، معلوم ہوتا ہے کہ اہل ہند سے پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اور صانع جل شانہ کی طرف دعوت فرمائی ہے ، اور ہندوستان کے بعض شہروں میں محسوس ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے انوار شرک کے اندھیروں میں مشعلوں کی طرح روشن ہیں اگر ان شہروں کو کوئی متعین کرنا چاہے تو کر سکتا ہے . . . لیکن ان پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہے - (مکتوبات ۲۵۹/۱) -

۱۰۹- قوسین کے الفاظ کلمات طیبات ، ص ۲۷ سے منقول ہیں -

۱۱۰- ان الفاظ سے حضرت مظہر کے اس مکتوب کا سال تحریر ۱۱۸۰ھ متعین ہوتا ہے -

۱۱۱- القرآن (المومن) ۷۸/۴۰ -

۱۱۲- حضرت مجدد فرماتے ہیں :

زمین ہند میں گاؤں اور شہروں کی تباہی کے بہت آثار پائے جاتے ہیں ، یہ لوگ اگرچہ ہلاک ہو گئے . . . (پیغمبروں کی تکذیب کے باعث) لیکن وہ دعوت کا کلمہ ہم عصروں کے درمیان باقی رہا (مکتوبات ۲۵۹/۱) . . . اگر ہند میں انبیاء مبعوث نہ ہوئے ہوں اور ان کی زبان میں ان کو دعوت بھی نہ کی ہو تو پھر ان کا حکم بھی شاہق جبل کا حکم ہوگا کہ باوجود سرکشی اور دعویٰ الوہیت کے دوزخ میں نہ جائیں گے اور ہمیشہ کے عذاب میں نہ رہیں گے اس بات کو بھی نہ تو عقل سلیم پسند کرتی ہے اور نہ کشف صحیح اس کی شہادت دیتا ہے ، کیوں کہ ہم ان میں سے بعض سرکش مردودوں کو جہنم کے وسط میں دیکھتے ہیں (ایضاً) -

۱۱۳- البیرونی نے ہندوؤں کی بت پرستی کے دلچسپ حقائق بیان کیے ہیں ، ملاحظہ ہو : کتاب الہند ۱/۱۴۲ - ۱۶۲ -

۱۱۴- کلمات طیبات ، ص ۷۲ اضافی لفظ -

۱۱۵- تناسخ ، یعنی روح کا قالب بدلنا ، ایک جسم سے دوسرے جسم میں بلا تخلل زمان در آنا ، اس تعلق اور ذاتی تعشق کی بنا پر جو روح اور جسم میں ایک دوسرے کے لیے ودیعت ہے - ہندو نظریہ کے مطابق جو نفس ناقص رہ جاتے ہیں ، وہ تو ایک بدن سے دوسرے بدن میں منتقل ہو جاتے ہیں - لیکن جو نفوس کامل ہو جاتے ہیں اور ان کے تمام کمالات قوت سے فعل میں آ جاتے ہیں - اس کے بعد دیگر ابدان میں جانے کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ وہ علائق جسمانیہ سے چھٹکارا پا کر عالم قدس میں جا ملتے ہیں - جو نفوس تکمیل نہیں کر پاتے وہ بدن انسانی سے دوسرے انسانی بدن میں بقیہ کمال کی تحصیل کے لیے منتقل ہو جاتے ہیں - یہ انتقال انسانی ، حیوان اور نباتات کی جانب بھی ہوتا ہے - (دستور العلماء ۱/۳۵۴ ، مصطلحات علوم و فنون عربیہ ، ص ۱۰۳ - ۱۰۴) -

۱۱۶- تفصیل کے لیے دیکھیے : مقدمہ کتاب ہذا ، بعنوان "حضرت مظہر اور ہندو مت" ص ۱۲۸ - ۱۳۵ - یہاں حضرت مظہر کی مراد یہ ہے کہ صرف تناسخ پر اعتقاد رکھنے سے ہی ہندوؤں کو کافر قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ ان کے کفر کے بارے میں دیگر دلائل بھی قابل توجہ ہیں - حضرت مجدد ، تناسخ کے بارے میں لکھتے ہیں :

> یہ بات (تناسخ) کفر ہے ، ان چیزوں کا انکار ہے جو دین سے بہ تواتر ثابت ہیں - جب بالآخر تمام نفوس اپنی حد کمال کو پہنچ جاتے ہیں تو دوزخ کس کے لیے ہے اور سزا کسے ملے گی ؟ یہ دوزخ اور آخرت کے عذاب کا انکار . . . یہ عقیدہ فلاسفہ کے عقیدہ سے بھی بدتر ہے کیوں کہ وہ تناسخ کا رد کرتے ہیں . . . اس فقیر کے نزدیک روح کے منتقل ہونے کا قول تناسخ کے قول سے بھی گرا ہوا ہے . . . روح کے منتقل ہونے میں پہلے جسم کی موت اور دوسرے جسم کی زندگی ہے ، تو پہلے

بدن کو برزخ کے احکام کے حصول سے چارہ نہیں ہوگا ۔
اور قبر کے عذاب و ثواب سے مفر نہ ہوگا ، اور
دوسرے بدن کو جب دوسری زندگی کا اثبات کرتے ہیں
تو اس کے حق میں حشر دنیا میں ہی ثابت ہوگیا . . .
افسوس ہزار افسوس کہ اس قسم کے جھوٹے لوگ اپنے
آپ کو شیخی کی مسند کے لائق سمجھتے ہیں اور
مسلمانوں کے مقتدا بنے ہوئے ہیں (مکتوبات ۵۸/۲) ،
ملخصاً ۔

۱۱۷- مجدد الف ثانی ، حضرت : مکتوبات ۳۱۲/۱ ۔

۱۱۸- القرآن (الاحزاب) ۳۶/۳۳ ۔

۱۱۹- اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکٰوۃ از شیخ عبدالحق ۱۴۱/۱ ۔

۱۲۰- علماء نے رفع سبابہ کے اثبات اور نفی میں بہت سے رسائل لکھے ہیں ، چند نام ملاحظہ ہوں :

(۱) علی قاری مُلا : تزیین العبارۃ فی تحسین الاشارۃ (قلمی نسخہ بانکی پور نمبر ۱۶۲۲) ۔

(۲) برزنجی ، سید : الاغارۃ المصبحۃ علی مانعی الاشارہ بالمسبحہ ۔

(۳) رسالہ شیخ ابن عابدین (علامی شامی) مطبوعہ ۔

حضرت مجدد قدس سرہ کے معاصر بزرگ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی رفع سبابہ کے اثبات میں اپنی تالیفات میں بحث کی ہے ملاحظہ ہو : شرح سفر السعادۃ ، فارسی ، ص ۸۱ اردو ترجمہ ، ص ۷۱ - ۷۲ اور شرح مشکٰوۃ ۔ حضرت مظہر کے معاصر عالم و عارف حضرت شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری (ف ۱۱۹۵ھ) نے اثبات رفع سبابہ میں ایک نہایت جامع مکتوب تحریر کیا ہے ۔ (مکتوبات ۳/۳ - ۳۸) ۔

۱۲۱- حضرت شیخ محمد یحییٰ (۱۰۲۷ - ۱۰۹۸ھ/۱۶۱۸ - ۱۶۸۶ء) نے اپنے برادران بزرگ سے تحصیل علم کی اور حضرت شیخ عبدالحق دہلوی کے بھی تلمیذ رشید تھے ، حدیث کی سند شیخ محدث سے ہی لی تھی (روضۃ القیومیہ ۳۱۱/۱) ۔ ارشاد سلوک کے علاوہ درس و تدریس سے